تصویر کا
ہنگامہ

ایس اے ہاشمی

ناول

ہنگامہ

ایس اے ہاشمی

وہ چینی مجسمہ اب بھی فرنٹ رائل میں تھا اور نوادرات کے ایک ڈیلر تھامس ایلش ورتھ کی ملکیت تھا۔ اس ایک آئٹم کی بازیابی سے ممکن ہے فنلے کے غصے کی آگ کچھ سرد ہو اور ڈی کارلو کو مزید مہلت مل جائے۔ ایلش ورتھ نے وہ مجسمہ صرف پینتالیس ڈالر میں خریدا تھا۔ ڈی کارلو نے سوچا کہ وہ اس مجسمے کو ایلش ورتھ سے کچھ زیادہ ہی قیمت ادا کردے گا اور پھر فنلے کو آگاہ کرے گا کہ معاملہ اس کے قابو میں ہے۔ لیکن جب اس نے کار ایلش ورتھ کی دکان کے سامنے پارک کی تو اس کی مسکراہٹ کافور ہوگئی دکان بند تھی......

وہ عمارت جہاں شوپیس اور نوادرات کی نیلامی منعقد ہوتی تھی روشن اور ہوادار بھی وسیع و عریض ہال کے برف جیسے سنگی فرش پر فریم شدہ تصویر نہایت نرم و نازک اور انتہائی نفیس بلوریں جام گلدان اور دیگر مصنوعات' چینی کے نہایت دیدہ زیب ظروف اور منقش فریم وغیرہ ترتیب سے رکھے ہوئے تھے۔ لوگ ہال میں گھوم پھر کر ان کا جائزہ لے رہے تھے ساتھ ہی تبصرہ بھی کررہے تھے۔

ڈورا کو خرید و فروخت میں بڑا مزہ آتا تھا' شوپیس اور نوادرات سے اسے گہری دلچسپی اور شوق کی بنا پر وہ اپنی ایک دکان کھولنے پر مجبور ہوگئی تھی اور تب اس پر یہ آشکار ہوا تھا کہ اشیاء خریدنے اور مول تول کرنے کی طرح فروخت کرنا بھی کم دلچسپ نہیں ہوتا۔

''ادھر دیکھو۔'' اس نے اپنی بہن لی کو مخاطب کرتے ہوئے ایک شوپیس کی طرف اشارہ کیا۔ ''ہے نا شاندار۔''

لی نے اپنا ایک ابرو اچکایا۔ ''تمہارا مطلب ہے بے کار۔''

''دنیا میں ایسی چیزوں کی جگہ ہے۔''

''میں جانتی ہوں تمہاری دکان۔''

ڈورا ہنس پڑی۔ ''مجھے خوشی ہوئی کہ تم اس ٹرپ میں میرے ساتھ آئیں۔'' وہ جھک کر ایک چائنا کیبنٹ کا جائزہ لیتی ہوئی بولی۔ ''تم مجھے بھٹکنے سے روکتی ہو۔''

''میں کرسمس کے موقع پر گھر شوہر اور بچوں سے اتنی دور آکر خود کو مجرم تصور کررہی ہوں۔'' لی نے کہا۔

"تم خود نکلنے کے لیے مری جا رہی تھیں۔" ڈورا نے اسے یاد دلایا۔ "تم آج رات واپس گھر پہنچ جاؤ گی اور جان اور بچے خوش ہو جائیں گے۔"

لی محض مسکرا کر رہ گئی۔ ڈورا نے سیدھی کھڑی ہو کر اپنی زلفوں کو پیشانی پر سے جھٹک کر پیچھے کیا۔ "میں نے کافی جائزہ لے لیا اب ہمیں نیلامی شروع ہونے سے پہلے کہیں بیٹھ جانا...... اوہ ایک منٹ۔" اس کی آنکھیں یکبارگی چمک اٹھیں۔ "وہ دیکھو۔"

وہ ایک تصویر تھی جس نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔ وہ کوئی بہت بڑی تصویر نہیں تھی۔ "تم اسے الٹا لٹکا رہے ہو۔" وہ قریب پہنچ کر ملازم لڑکے سے مخاطب ہوئی جو اسی تصویر کو دیوار سے لٹکا رہا تھا۔

"ایں۔" لڑکا چونک اٹھا۔ "نہیں مادام۔" اس نے تصویر کو پلٹ کر دکھایا۔ "یہ مال ابھی ابھی آیا ہے۔"

"اچھا۔" وہ مزید قریب ہو گئی اور اس نے ایک شوپیس اٹھا لیا یہ ایک شکاری کتا تھا جو کھڑکی بنا آرام کر رہا تھا' اس شوپیس پر کوئی یا دستکاری کی نشانی نہیں تھی مگر صناعی غضب کی تھی۔

"تمہارے لیے خاصی بے کار چیز ہے۔" لی نے پھر چٹکی لی۔

"بہت پیاری چیز ہے۔" ڈورا نے کتے کو رکھ دیا اور مجسمہ اٹھا لیا' یہ ایک رقص کرتا ہوا جوڑا تھا۔ "بہت خوبصورت پیس ہے۔ ہے نا۔" ایک مردانہ آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا' وہ شخص ادھیڑ عمر کا تھا اس کی آنکھوں پر عینک تھی اور وہ مسکرا رہا تھا۔ "میری بیوی کے پاس بھی بالکل ایسا ہی ایک مجسمہ تھا لیکن وہ ٹوٹ گیا۔" وہ کہہ رہا تھا۔

ڈورا بھی مسکرائی۔ "کیا آپ یہ چیزیں جمع کرتے ہیں۔" اس نے پوچھا۔

"یہاں فرنٹ رائل میں میری ایک دکان ہے۔" اس شخص نے جواب دیا۔ "مجھے ایلش ورتھ کہتے ہیں۔"

ڈورا نے مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ "میرا نام ڈورا ہے اور فلاڈیلفیا میں میری ایک دکان ہے۔"

"میں سمجھ گیا تھا۔" وہ خوش نظر آنے لگا۔ "لیکن میں نے آپ کو کبھی شرمین پورٹر کی نیلامی میں نہیں دیکھا۔"

"میں پہلے کبھی یہاں آئی ہی نہیں۔" ڈورا نے جواب دیا۔ "مسٹر ایکش ورتھ کیا آپ بہت عرصہ سے اس بزنس میں ہیں۔"

"بہت عرصہ سے۔" ایلش ورتھ نے سر ہلایا۔ "یہ ایک طرح سے ہمارا فیملی بزنس ہے۔ میرے ساتھ اب تو میرا پوتا بھی کام کرتا ہے۔"

"یہ میری بہن لی ہے۔ یہ بھی میرے ساتھ دکان پر بیٹھتی ہے۔" ڈورا نے لی کا اس سے تعارف کرایا۔

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔" ایلش ورتھ نے کہا۔

"مجھے بھی خوشی ہوئی۔"

"آیئے بیٹھتے ہیں۔ نیلامی شروع ہونے والی ہے۔" وہ تینوں کرسیوں کی قطار کی طرف بڑھ گئے' تھوڑی ہی دیر کے بعد نیلامی شروع ہوگئی۔ ڈورا نے بڑھ چڑھ کر بولی دی اور ڈھیر ساری اشیا اٹھا کر اپنی وین میں رکھ لیں' ان میں وہ تصویر بھی شامل تھی۔ "آپ کو میری دکان میں بھی بعض بہت عمدہ اور نفیس چیزیں مل جائیں گی۔" ایلش ورتھ نے کہا۔ "اگر موقع ملے تو وہاں تشریف لائیں اور ایک نظر دیکھ لیں۔"

"میں ضرور آؤں گی۔" ڈورا نے وعدہ کیا۔

نیلامی ختم ہونے کے بعد وہ سہ پہر تین بجے ایلش ورتھ وین میں آ بیٹھی۔ "مسٹر ایلش ورتھ آپ سے مل کر مجھے واقعی بہت خوشی ہوئی۔" وہ اس سے مصافحہ کرتی ہوئی بولی۔ "اگر فلاڈیلفیا آنا ہوا تو میں امید کرتی ہوں کہ آپ میرے یہاں آئیں گے۔"

"ضرور۔" ایلش ورتھ نے کہا۔ "آپ اپنا خیال رکھئے گا اور احتیاط سے ڈرائیو کیجئے گا' کرسمس کا موقع ہے آپ کو کرسمس مبارک ہو۔"

"آپ کو بھی مبارک ہو۔" ڈورا نے کہا اور وین اسٹارٹ کر دی' ایلش ورتھ نے ان کی طرف دیکھ کر اپنا ہاتھ لہرایا اور وین آگے بڑھ گئی۔

"ڈوری مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم نے اتنی گھناؤنی تصویر خریدی ہوگی۔" لی نے ایک جھرجھری لے کر کہا۔

"تم اسے کبھی بھی فروخت نہیں کر سکو گی' تمہارے باون ڈالر پانی میں گئے۔"

ڈورا محض اپنے شانے اچکا کر رہ گئی۔ "اوہ ہاں یاد آیا۔" وہ اچانک بول پڑی۔ "وہ نیا کرایہ دار آج ہمارے یہاں شفٹ ہو رہا ہے مجھے امید ہے کہ ڈیڈی چابیوں کے ساتھ وہاں موجود ہوں گے۔ تم تو جانتی ہو کہ وہ

کتنے غائب دماغ ہیں۔"

"میں جانتی ہوں۔ جبھی یہ سوچ کر پریشان ہو رہی ہوں کہ کہیں وہ کرائے دار کوئی جنونی نہ ہو۔" لی نے کہا۔

ڈورا بے اختیار ہنس پڑی۔

☆......☆......☆

لاس انجلز کی ایک فلک بوس عمارت کے ٹاپ فلور پر واقع وسیع و عریض اور انتہائی شاندار دفتر میں متمکن ایڈمنڈ فنلے اپنے ناخن ترشوانے کے ہفتہ وار عمل سے لطف اندوز ہو رہا تھا' ایک طرف دیوار کے ساتھ ساتھ ایک درجن ٹی وی اسکرین ایک قطار میں چمک رہی تھیں' ان میں سے ایک پر سی این این سے نیوز آ رہی تھی ہائی ٹی وی کلوز سرکٹ تھا جن کے ذریعے وہ اپنی آرگنائزیشن کے ہر ملازم پر نگاہ رکھتا تھا' اس کا محل نما مکان شہر سے بلندی پر ایک سرسبز پہاڑی پر واقع تھا وہ اکثر اپنے بیڈروم کی کھڑکی سے خلیج کا نظارہ کرتا تھا اور تصور کرتا تھا کہ تاحد نگاہ ہر شے اس کی ملکیت تھی۔ وہ ایکسپورٹ اور امپورٹ کیا کرتا تھا اور اس میں بے حد کامیاب تھا' اس کی آڑ میں وہ اسمگلنگ کرتا تھا اور اس کا یہ دھندہ بھی خوب پھل اور پھول رہا تھا' وہ اسمگلنگ کو ایک چیلنج سمجھتا تھا کیونکہ یہ دھندہ ذہانت اور سفا کی دونوں ہی کا متقاضی ہوتا ہے۔

"مسٹر فنلے آپ کا کام ہو گیا۔" ناخن تراشنے والی نے کہا۔

فنلے نے مسکرا کر اپنے ترشے ہوئے ناخنوں کو دیکھا۔ "بہت خوب۔" اس نے اپنے پرس میں سے پچاس ڈالر کا ایک نوٹ نکال کر عورت کے حوالے کر دیا۔

"کرسمس مبارک ہو۔" وہ بدستور مسکراتا ہوا بولا۔

"آپ کو بھی مبارک ہو۔" عورت خوش ہو کر بولی اور مڑ کر کمرے سے نکل گئی۔

فنلے نے اپنی کرسی کھلی کھڑکی کی طرف موڑی اور شہر کا نظارہ کرنے لگا۔ اچانک دروازے پر دستک ہوئی اس نے تیزی سے کرسی گھمائی۔

"آ جاؤ۔" وہ پکار کر بولا۔

''سر۔'' ایک منحنی شخص نے کمرے میں داخل ہو کر کہا اور حلق سے تھوک نگلا۔ ''مسٹر فنلے۔''

''ہاں کہو۔'' فنلے بہت خوشگوار موڈ میں نظر آ رہا تھا اور یہ بات اسے اور بھی خطرناک بناتی تھی۔

''مسٹر فنلے مجھے افسوس ہے کہ ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔''

''اوہ۔'' فنلے کی مسکراہٹ برقرار تھی لیکن اس کی آنکھوں کا تاثر یکایک سرد ہو گیا تھا۔ ''وہ کیا اسبل۔''

اسبل نے مارے خوف کے ایک بار پھر حلق سے تھوک نگلا۔ وہ جانتا تھا کہ فنلے کا غصہ مہلک ہوتا تھا اسے اچھی طرح یاد تھا کہ ایک مرتبہ فنلے نے ایک ملازم کو خورد برد کرنے کے جرم میں سولہویں صدی کے ایک خنجر سے جس میں ہیرے جڑے ہوئے تھے اس طرح سزا دی تھی کہ نہایت سکون سے اس کا گلا کاٹ دیا تھا وہ اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ دغا بازی فوری سزا کی مستحق ہوتی ہے اور تھوڑا جشن کے ساتھ۔

''سر نیویارک کی جو شپ منٹ تھی۔ آپ جس مال کا انتظار کر رہے تھے۔''

''کیا اس میں تاخیر ہو گئی ہے۔''

''نہیں۔ جہاز تو آج لنگر انداز ہو گیا ہے لیکن آپ کا مال۔'' اسبل نے زبان پھیر کر اپنے ہونٹوں کو تر کیا۔ ''یہ وہ نہیں ہے جس کا آپ نے آرڈر دیا تھا بظاہر کہیں ردوبدل ہو گیا ہے۔''

''مال کہاں ہے۔'' اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

''وصولی میں ہے سر۔'' میں نے سوچا۔

''جلدی سے لے آؤ۔''

''میں ابھی لایا۔'' اسبل تیزی سے نکل گیا۔

فنلے نے اس مال کے لیے خاصی رقم خرچ کی تھی اور اس سے کہیں زیادہ رقم اسے چھپانے اور اسمگل کر کے مختلف مقامات سے ٹرانسپورٹ کے ذریعے نیویارک میں واقع اپنی فیکٹری میں بھیجنے کے لیے ادا کی تھی۔ اس نے خود کو پرسکون رکھنے کی خاطر صراحی سے امرود کا جوس انڈیلا اور سوچنے لگا کہ اگر کسی مقام پر کوئی غلطی ہوئی ہے تو اس کا ازالہ ہو سکتا ہے اور جس سے بھی غلطی سرزد ہوئی ہے اسے ضرور سزا ملنی چاہیے۔

دروازے پر دستک ہوئی۔ ''آ جاؤ۔'' وہ تند لہجے میں بولا۔

اگلے ہی لمحہ ایک کلرک پہیے والے کریٹ کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ "ایبل تم رکو۔ اور تم جاؤ۔ دروازہ بند کر دو۔" کلرک کمرے سے تیزی سے نکل گیا۔ ایبل نے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا اور پلٹ کر کریٹ کے پاس آ گیا۔ "میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق اسے کھولا۔" ایبل نے کریٹ کے اندر اپنا ہاتھ ڈال کر کپکپاتی اور کانپتی انگلیوں سے ایک چائے دانی برآمد کی۔

فنلے نے چائے دانی اس سے لے لی اور پلٹ کر اس کا معائنہ کیا۔ یہ انگلینڈ ساختہ تھی اور بہت ہی پیارا پیس تھا' مارکیٹ میں غالباً دو سو ڈالر کا رہا ہو گا لیکن یہ عام فروخت کے لیے تھا چنانچہ فنلے کے لیے بے کار تھا' فنلے نے اسے کریٹ کے کونے سے ٹکرا کر توڑ دیا۔ "اور کیا ہے۔"

ایبل نے سر سے پیر تک کانپتے ہوئے ایک بلوریں گلدان نکالا' فنلے نے اس کا بھی معائنہ کیا یہ اٹلی ساختہ تھا دستکاری کا بہت ہی خوبصورت نمونہ تھا یہ غالباً ڈیڑھ سو ڈالر کا ہو گا فنلے نے اسے دیوار پر دے مارا۔

"میرا مال کہاں ہے۔" وہ غصے سے پھنکارا۔

"سر! میں کہہ نہیں! مجھے یقین ہے کہیں کوئی بھول چوک ہوئی ہے۔"

"بھول چوک......" فنلے کی مٹھیاں بھینچ گئیں اور آنکھوں سے گویا شرارے پھوٹنے لگے۔ اس کے تصور میں اپنے نیویارک کے نمائندے ڈی کارلو کا چہرہ گھوم گیا۔

نوجوان تیز و طرار اور اولوالعزم ڈی کارلو کا چہرہ ڈی کارلو اتنا احمق تو نہیں تھا لیکن اگر اس نے ڈبل کراس کرنے کی کوشش کی تو وہ سزا سے بچ نہیں سکتا تھا۔ "ڈی کارلو کو فون پر طلب کرو۔"

"جی۔" ایبل ڈیسک کی طرف لپکا۔

فنلے نے باقی تمام شو پیس بھی ایک ایک کر کے تباہ کر دیے۔

☆......☆......☆

جیڈ کو ڈرنک کی طلب ہو رہی تھی لیکن اپنے نئے اپارٹمنٹ میں سامان ترتیب سے رکھنے سے پہلے یہ ممکن نہیں تھا۔ وہ ایک سابق پولیس آفیسر تھا اس نے چودہ سال محکمے کی خدمت کی تھی اور اب استعفیٰ دے دیا تھا۔ اس کے پرانے دوست اور ہم پیشہ ہرنیٹ نے بھاری فرنیچر نئے اپارٹمنٹ میں پہنچانے میں اس کی مدد کی تھی' باقی

سامان وہ خود اٹھا اٹھا کر رکھ رہا تھا۔ تنگ راہداری سے پاس کی عمارتوں کی روشنیاں کھڑکیوں پر پڑ رہی تھیں۔ اسے یاد آیا کہ اسے کرسمس ڈنر پر مدعو کیا تھا' اس نے اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھا اور کتابوں سے بھرا ہوا آخری کارٹن اٹھا کر اوپر لے جانے لگا اوپر پہنچ کر اس نے کارٹن کو ایک دھماکے سے میز پر پٹخ دیا' خالی اپارٹمنٹ بھائیں بھائیں کر رہا تھا اور اسے یہ تسکین ہو رہی تھی کہ وہ تنہا تھا۔ اس بلڈنگ میں اس کا صرف ایک پڑوسی تھا جسے وہ آسانی سے نظر انداز کر سکتا تھا' یہ اپارٹمنٹ کرائے پر لینے کی وجہ بھی یہی تھی کہ ایک تو یہ بہت پرسکون تھا دوسرے یہ کہ بہت شاندار تھا۔

اس نے بوتل سے اپنے ڈرنک انڈیلا اور گلاس میز پر رکھا ہی تھا کہ اسے انسانی آوازیں سنائی دیں' اس کی نظریں بے اختیار آتش دان کے اوپر بنے ہوئے روشن دان کی طرف اٹھ گئیں۔ آوازیں غالباً وہیں سے تیرتی ہوئی آ رہی تھی' اب کسی کے ہنسنے کی آواز آ رہی تھی' انسانی آواز...... اپارٹمنٹ کے نچلے حصے میں شاید نوادرات کی کوئی دکان تھی وہ دکان پچھلے دو دن سے بند تھی لیکن شاید اب کھل گئی تھی۔

اس نے اپنا گلاس اٹھا لیا اور آوازوں کی طرف سے اپنے کان بند کر لیے۔

☆......☆......☆

"جان تم ہم سے ملنے یہاں آئے اس کے لیے میں تمہاری تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔" ڈورا نے کہا۔

"کوئی مسئلہ نہیں۔" لی کے شوہر جان نے خوشدلی سے کہا اور شوپیس کے کریٹ اٹھا کر اندر رکھنے لگا' وہ اکھرے جسم کا مالک طویل قامت شخص تھا اور چہرے سے شریف لگتا تھا۔ "تم نے اتنے مختصر سے وقت میں اتنی ڈھیر ساری چیزیں کیسے خرید لیں۔"

"تجربہ۔" ڈورا نے فخر سے کہا۔

"ڈورا' میں بھی ہاتھ بٹاؤں۔" لی نے پوچھا۔

"نہیں شکریہ۔ میں یہاں سے سنبھال لوں گی۔"

"تو پھر اب ہم چلتے ہیں۔" لی نے کہا اور اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ چلی گئی۔ ڈورا نے دکان کا دروازہ اندر سے مقفل کیا اور سکون کی ایک گہری سانس۔ اب وہ اکیلی تھی گھر آ کر کتنا سکون ملتا ہے۔ اس م سوچا اور وہ

بکس اٹھالیا جو ایسے شوپیس پر مشتمل تھا جنہیں وہ اوپر اپنے اپارٹمنٹ میں سجانے کے لیے لائی تھی۔اس نے اسٹور روم کا دروازہ کھولا جو اندرونی زینے میں کھلتا تھا اور وہ بکس پرس اور کوٹ سنبھالتی ہوئی زینہ طے کرنے لگی تبھی اس کی نگاہ پڑوس کے اپارٹمنٹ سے چھن چھن کر آتی ہوئی روشنی پر پڑی' نیا کرایہ دار اس نے سوچا پڑوسی کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہ دروازے تک گئی اور جھانک کر دیکھا وہ اسے میز پر ایک ہاتھ میں بوتل اور دوسرے ہاتھ میں گلاس تھامے کھڑا ہوا نظر آیا' وہ کشیدہ قامت اور کسرتی جسم کا مالک تھا۔اس کے جسم پر جرسی اور پتلون تھی' بال الجھے اور بے پرواہی سے پیشانی پر بکھیرے ہوئے تھے۔کلائی پر سنہرے رنگ کی رولیکس تھی چہرے سے سختی اور گہری متانت برس رہی تھی اس سے پہلے کہ ڈورا اسے مخاطب کرتی' اس نے پلٹ کر دیکھا اور قدرے چونک گیا۔اس کی آنکھیں گہری نیلی تھیں اور ان میں ایک نوع کی سختی تھی۔

''تمہارا دروازہ کھلا ہوا تھا۔'' ڈورا نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔'' اس نے بوتل میز پر رکھ دی اور گلاس اٹھاتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگا۔اس کے سامنے ایک قیامت کھڑی تھی۔ بیضوی چہرہ پڑی بڑی بھوری آنکھیں' تراشدہ لب جن پر مسکان تھی۔جیڈ اس کا سرتاپا جائزہ لے رہا تھا' شانوں پر بکھری ہوئی سنہری زلفیں وہ قد میں تقریباً اس کے برابر تھی جسم کے نشیب و فراز ہوشربا تھے۔

''میں ڈورا ہوں۔ہال کے دوسرے طرف رہتی ہوں۔'' وہ بولی۔''میرے لائق کوئی خدمت۔''

''نہیں۔'' جیڈ نے دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا۔

اس کا منہ فرط حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا اس نے اپنے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور ایک دھماکے سے بند کر دیا' سامان ایک طرف رکھا اور تیزی سے فون کی طرف بڑھی' مارے غصے کے اس کا خون کھول رہا تھا وہ اپنے باپ کو کھری کھری سنانا چاہتی تھی لیکن اس سے قبل کہ وہ اس کا نمبر ڈائل کرتی اس کی نگاہ فون کے نیچے دبی ہوئی ایک پرچی پر پڑی اس نے ریسیور رکھ کر وہ پرچی اٹھالی اور پڑھنے لگی۔''ڈورا ڈیئر دستاویز مکمل ہو گئی ہیں تمہارا نیا کرایہ دار ایک لمبا تڑنگا نوجوان ہے جو ہر طرح کے کام میں تمہارا ہاتھ بٹا سکتا ہے اس کا نام جیڈ ہے جیسا کہ لیز کے کاغذات میں درج ہے میں نے اسے نیک اور کم سخن پایا ہے۔''

ڈورا مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔''سوری ڈیڈ۔'' وہ بڑبڑائی۔''آپ کو مایوسی ہوگی۔'' اس نے پرچی ایک

طرف رکھ دی اور لیز کی کاپیاں اٹھالیں۔ یہ دو کاپیاں تھیں۔ دونوں پر جیڈ کے دستخط موجود تھے۔ اس نے ان پر اپنے بھی دستخط کردیئے اور ایک کاپی اٹھا کر ہال عبور کر کے جیڈ کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ دروازہ کھلا تو اس نے لیز کے کاغذات اس کی طرف بڑھائے۔

"تمہیں اپنے ریکارڈ کے لیے اس کی ضرورت ہوگی۔"

جیڈ نے کاغذات اس سے لے لیے اب ڈورا کی آنکھوں میں پہلے جیسی دوستانہ ملائمت نہ تھی۔ خشونت تھی۔ "بڑے میاں کاغذات تمہارے پاس کیوں چھوڑ گئے۔" جیڈ نے پوچھا۔

"وہ بڑے میاں میرے والد ہیں۔" ڈورا نے جواب دیا۔ "میں اس بلڈنگ کی مالک اور تمہاری مالک مکان ہوں۔" وہ ایڑیوں کے بل گھومی اور ہال عبور کر کے اپنے دروازے پر پہنچ گئی پھر دروازے کے تاب پر ہاتھ رکھ کر مڑی۔ "کرایہ ہر ماہ کی اکیس تاریخ کو واجب الادا ہوگا تم اپنا چیک دروازے کے نیچے سے پھینک دینا۔ مہر لگانے اور لوگوں سے ملنے کی زحمت سے بچ جاؤ گے۔" اس نے کہا اور اندر جا کر دروازہ بند کر دیا۔

☆......☆......☆

اگلی صبح جیڈ کو اپنا دماغ ٹھکانے پر محسوس ہو رہا تھا اور بلیک کافی کی طلب ہو رہی تھی وہ دروازہ کھول کر باہر ہال میں آ گیا اسے موسیقی کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دی اور ڈورا کا دروازہ نیم وا نظر آیا۔ وہ ہال عبور کر کے دروازے پر پہنچا اور اس نے کہنی سے اس کا پٹ مزید وا کر دیا' یہ اپارٹمنٹ بھی اس کے اپارٹمنٹ کی طرح بہت وسیع اور روشن تھا لیکن یہ مماثلت یہیں پر ختم ہو جاتی تھی۔ اس اپارٹمنٹ کی تزئین و آرائش قابل دید تھی اور ڈورا کے اعلیٰ ذوق کا مظہر تھی' کمرہ طرح طرح کے بیش بہا شوپیس سے آراستہ و پیراستہ تھا اور ان کے درمیان اس کی مالک مکان نظر آ رہی تھی۔ اس کے جسم پر جیکٹ اور مختصر سا اسکرٹ تھا اور وہ صوفے کے اوپر ایک تصویر لٹکانے کی کوشش کر رہی تھی۔ جیڈ دروازے کے فریم سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ کسی کی موجودگی کا احساس کر کے ڈورا نے گردن گھما کر دیکھا اور مارے حیرت کے اس کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔

"تمہارا دروازہ کھلا ہوا تھا۔" جیڈ نے اسے بتایا۔

"ہاں۔" ڈورا نے شانے اچکائے۔ "میں آج صبح سے اوپر نیچے ہو رہی ہوں۔" وہ کمرے کو عبور کر کے

ایک میز تک پہنچی اور اپنے لیے ایک پیالی میں کافی انڈیل کر اس کی جانب دیکھا' اس کے ہونٹ اس کے لباس کی طرح سرخ تھے اور ان پر کوئی مسکراہٹ نہیں تھی۔ "کیا تمہیں کسی شے کی ضرورت ہے۔"

"اگر تمہیں زحمت نہ ہو تو۔" جیڈ نے کافی کی طرف اشارہ کیا۔

ڈورا نے کچھ نہیں کہا۔ اپنی پیالی رکھ دی اور کیبنٹ سے ایک اور پیالی نکال لائی۔ "کریم ...... چینی۔"

"نہیں۔"

جب جیڈ نے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی تو وہ خود کافی کی پیالی لے کر اس کے پاس آ گئی اس کی آنکھوں میں سختی تھی۔ "شکریہ۔" جیڈ نے پیالی اس سے لے لی اور دو لمبے گھونٹ میں پیالی خالی کر دی پھر اس تصویر کی طرف دیکھا اور کچھ دیر تک دیکھتا رہا۔ "بھئی پتا ہے یہ الٹی ہے۔" وہ بولا۔

ڈورا کے یاقوتی لب مسکرا اٹھے۔ "ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔" وہ بولی اور اس نے جا کر تصویر سیدھی کر دی۔

"ہاں اب یہ سیدھی ہے۔ پھر بھی بہت بھدی ہے۔"

"فن بذات خود اپنی تعریف ہے۔"

"شاید تمہارا کہنا درست ہو۔" اس نے پیالی اسے واپس کر دی۔ "کافی کا شکریہ۔" وہ جانے کے لیے مڑ گیا۔

"ارے ہاں مسٹر جیڈ۔" ڈورا مخاطب ہوئی۔ "اگر تمہیں اس نئی جگہ کا جائزہ لینے کی خواہش ہو تو نیچے دکان میں آ جانا۔ میرے پارلر میں ہر شخص کے لیے کچھ نہ کچھ ہے۔"

"مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔" اس نے جا کر اپنا دروازہ بند کر دیا۔

ڈورا مسکرا رہی تھی۔ "تمہارا خیال غلط ہے مسٹر۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ "ہر شخص کو کسی نہ کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔"

☆......☆......☆

اس صبح انتھونی ڈی کارلو پریمیم شپنگ میں تھا اور سخت پریشان تھا' اسے جواب چاہیے تھا اور ابھی چاہیے تھا۔ اس سے بھی اہم بات یہ تھی کہ فنلے نے گزشتہ کل اس سے جواب طلب کیا تھا۔ فنلے نے اس سے کہا تھا کہ یا

تو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر مال کا سراغ لگاؤ یا انجام کے لیے تیار ہو جاؤ۔ ڈی کارلو کو انجام کی نوعیت سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ اس نے وال کلاک کی طرف دیکھا اب صرف پندرہ گھنٹے رہ گئے تھے' اس نے گلاس پینل سے دیکھا شپنگ کارپوریشن کے ایک درجن سے زیادہ اہلکار اپنے اپنے کام میں مصروف تھے۔ وہ سپروائزر کے پاس پہنچ گیا۔ "مسٹر ڈی کارلو' سوری' آپ کو انتظار کی زحمت اٹھانا پڑی۔"

سپروائزر اپنی میز پر بیٹھتا ہوا بولا۔ "کافی چلے گی۔"

"نہیں۔" ڈی کارلو بولا۔ "مسٹر نارک آپ کے عملے سے ایک بھیانک غلطی سرزد ہو گئی ہے۔" اس کی برہمی بالکل واضح تھی۔ "ایک ایسی غلطی جس کا ازالہ اشد ضروری ہے۔"

"آپ مجھے تفصیل بتائیں گے۔"

"میں نے جو مال لاس اینجلز میں ایبل کو بھیجا تھا یہ وہ نہیں تھا جو وہاں پہنچا۔" ڈی کارلو نے اپنی جیب سے پرچی نکال کر اسے دے دی۔

"بڑی عجیب بات ہے۔" سپروائزر نے اپنے کمپیوٹر پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔ "یہ مال سترہ دسمبر کو بذریعہ شپ روانہ کیا جانے والا تھا۔" اس نے اپنی کافی کی ایک چسکی لی۔ "ہاں یہ رہا ایک منٹ مجھے یاد آ گیا۔ ہم نے مال کو کریٹ میں رکھ کر پیک کیا تھا پھر وہ مال کس طرح تبدیل ہو گیا۔"

"میرا بھی یہی سوال ہے۔" ڈی کارلو میز پر مکا مار کر پھنکارا۔

سپروائزر نے مزید انگلیاں چلائیں۔ "یہ شپمنٹ سیکشن تھری سے نکلی تھی' دیکھتا ہوں اس دن پیلٹ پر کون تھا۔"

"میں اس لڑکی سے بات کرنا چاہوں گا۔" ڈی کارلو نے کہا۔

سپروائزر نے ایک سوئچ دبایا۔ "اوپیل جان سن مسٹر ٹارک کے آفس میں رپورٹ کرو۔"

کشیدہ قامت سیاہ فام اوپیل جان سن ایک ہفتہ سے سخت پریشان تھی۔ اس سے جو بھیانک غلطی سرزد ہوئی تھی اب وہ سامنے آ گئی تھی۔ اس نے پچھلے ہفتہ متواتر تین شفٹ میں کام کیا تھا اور ایک صبح دیر سے دفتر پہنچی تھی' وہ اتنی عجلت میں تھی کہ اس نے پرچیاں آپس میں گڈمڈ کر دی تھیں اور اب وہ سپروائزر کے سامنے کھڑی رو رہی تھی۔

"مجھے افسوس ہے مجھ سے پرچیاں گر گئی تھیں۔" وہ سسکیاں لے کر بولی۔ "میرا خیال تھا کہ میں نے سب مال

کریٹ میں رکھ دیا تھا لیکن میں وثوق سے نہیں کہہ سکتی' میں نے گزشتہ کل سارے کاغذات کو چیک کیا تھا اس صبح صرف ایک بہت بڑا کریٹ آیا تھا میں نے اس کا پتا لکھ لیا تھا۔" اس نے اپنی جیب سے ایک کاغذ کا ٹکڑا نکالا۔

ڈی کارلو نے وہ کاغذ اس سے جھپٹ لیا۔ "شرمینہ پورٹر' فرنٹ رائل' ورجیسیا' اس نے پڑھا اور وہ کاغذ اپنی جیب میں رکھ لیا۔ "میں اس پتے کو چیک کروں گا۔"

☆......☆......☆

ڈورا کی دکان میں اس وقت نصف درجن گاہک تھے اور وہ ابھی ابھی ایک گاہک کو نمٹا کر فارغ ہوئی تھی اس کی نائب ٹیری لون گاہکوں سے نمٹ رہی تھی' ڈورا ایک خاتون کی طرف متوجہ ہوگئی اچانک جیڈ دکان کے صدر دروازے سے اندر داخل ہوا ڈورا نے نگاہ اٹھا کر دیکھا لیکن اپنی گاہک سے سلسلہ تکلم نہیں توڑا۔

"ان میں سے متعدد شوپیس وکٹورین عہد کے ہیں۔" وہ کہہ رہی تھی۔ "پھلوں کی یہ ٹوکری۔" اس نے ایک شوپیس اٹھا کر خاتون کو دکھایا۔

"غالباً ڈرائنگ روم میں سجاوٹ کے طور پر استعمال ہوتی ہوگی۔"

خاتون نے وہ خوشنما ٹوکری لے لی۔ "اور مجھے یہ آرام کرتا ہوا کتا بھی چاہیے۔" وہ بولی۔ "کتنا پیارا ہے۔"

"میں ابھی پیک کر دیتی ہوں۔" ڈورا نے کہا۔ "جب تک آپ کافی سے شغل کریں۔" اس نے ایک میز کی طرف اشارہ کیا جس پر کافی کا سامان رکھا ہوا تھا پھر وہ جیڈ کی طرف متوجہ ہوئی۔ "کرسمس کی شاپنگ ہو رہی ہے۔"

"مجھے کسی کو تحفے میں دینے کے لیے کوئی اچھی سی چیز چاہیے۔" جیڈ نے کہا۔

"آپ گھوم پھر کر جائزہ لے لیں۔ میں ابھی حاضر ہوئی۔"

جیڈ کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ گھوم پھر کر کیا جائزہ لے گا' دکان انواع واقسام کی چیزوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہ ٹہلتا ہوا دوسرے کمرے میں پہنچ گیا۔ وہاں بھی وہی عالم تھا۔ آخر کار اس نے ایک منقش ڈبہ اٹھا لیا۔ "یہ میری کو ضرور پسند آئے گا۔" اس نے سوچا۔

"مسٹر جیڈ تم نے اچھے ذوق کا مظاہرہ کیا ہے۔" ڈورا مسکرا کر بولی۔ "یہ سترہویں صدی سے تعلق رکھتا

ہے اور اس کی قیمت ڈھائی ہزار ڈالر ہے۔"

"یہ۔" جیڈ نے گھبرا کر کہا۔

"یہ جارج سوئم کے زمانہ کا ہے۔"

"اچھا۔" اس نے ڈبے کو واپس اتنی احتیاط سے میز پر رکھ دیا گویا وہ کوئی ایٹم بم ہو۔ وہ ڈھائی ہزار ڈالر کا کوئی شو پیس خریدنے کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتا ہوا دیگر چیزوں کا جائزہ لینے لگا۔ اب اسے کسی شے کو ہاتھ لگانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

"میرے خیال میں بہتر ہے کہ میں چند پھول لے لوں۔" وہ بولا۔

"نیک خیال ہے لیکن پھول مرجھا جاتے ہیں۔" ڈورا اس کی کیفیت سے محظوظ ہو رہی تھی۔ "مجھے اس ہستی کے بارے میں کچھ بتاؤ جسے تم تحفہ دینا چاہتے ہو۔ ممکن ہے میں کچھ مدد کر سکوں۔ کیا وہ کوئی ایتھلیٹ ہے یا ملازمت پیشہ ہے یا کہ گھریلو خاتون ہے۔"

"وہ میرے سابق پارٹنر کی بیوی ہے۔ نرس ہے اس کے تین بچے ہیں اور وہ مطالعہ کی شوقین ہے۔" جیڈ نے جواب دیا۔

"میں سمجھ گئی۔" ڈورا نے کہا۔ "اس صورت میں کوئی ایسا تحفہ مناسب نہیں ہوگا جو صرف اس کی ذات کے لیے ہو بلکہ ایسا تحفہ جو گھر کے لیے ہو۔" وہ ایک طرف بڑھی اور لکڑی کا بنا ہوا ایک منقش جار اٹھا لائی۔ "یہ بہت اچھا رہے گا۔" وہ بولی۔

جیڈ آنکھیں سیکڑ کر اس جار کو دیکھنے لگا۔ "یہ کس کام کے لیے ہے۔ کیا اس میں بسکٹ رکھے جائیں گے۔"

ڈورا کی ہنسی چھوٹ گئی۔ "ہاں یہ ایک بسکٹ جار ہے وکٹورین عہد کا ہے شاہ بلوط کا بنا ہے۔ قیمت صرف چالیس ڈالر ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں یہ اسے پسند آئے گا۔"

"کیا اور کچھ چاہیے۔"

"نہیں نہیں بس یہی کافی ہے۔" وہ بولا اور اس کے ساتھ چلتا ہوا بیرونی کمرے میں آ گیا اب وہ بہتر

محسوس کر رہا تھا۔ ''کیا واقعی تم یہ اشیا بیچ کر گزر اوقات کرتی ہو۔'' اس نے پوچھا۔

''لوگوں کو چیزیں جمع کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ جیڈ۔'' ڈورا نے جواب دیا۔ ''کیا تم لڑکپن میں کامکس کی کتابیں نہیں جمع کرتے تھے۔''

''ہاں۔'' جیڈ نے کہا۔ ''جس طرح تم لڑکپن میں گڑیوں سے کھیلتی ہوگی۔''

''بالکل۔'' ڈورا نے اس کا تحفہ پیک کر کے اس کے حوالے کر دیا۔ ''مجھے امید ہے کہ یہ تحفہ تمہاری دوست کو پسند آئے گا۔''

جیڈ پیکٹ سنبھال کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈورا اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔

☆......☆......☆

ڈی کا لو اپنی وین میں ایئر پورٹ کی سمت اڑا جا رہا تھا اس نے کار فون کا نمبر ڈائل کیا۔ ''ڈی کارلو۔'' وہ ماؤتھ پیس میں بولا۔ ''مسٹر فنلے سے بات کراؤ۔''

''مسٹر ڈی کارلو۔'' وین میں فنلے کی آواز ابھری۔

''مسٹر فنلے میں نے سراغ لگا لیا ہے۔'' ڈی کارلو نے پرسکون لہجہ اختیار کرنے کی کوشش کی۔ ''پریمیم شپنگ کے ایک احمق کلرک نے ہمارا مال غلطی سے فرنٹ رائل ورجینیا بھیج دیا تھا میں معاملہ سدھار لوں گا۔''

''تم یہ کام کتنی جلدی کر سکو گے۔''

''میں اس وقت ایئر پورٹ کی سمت بڑھ رہا ہوں۔ میری فلائٹ بک ہے اور سارے انتظامات مکمل ہیں۔ میں پانچ بجے فرنٹ رائل پہنچ جاؤں گا۔'' اس کی آواز کمزور پڑ گئی۔ ''اور یہ سب میں اپنے خرچ پر کر رہا ہوں مسٹر فنلے۔''

''یہ تمہاری دانشمندی ہے مسٹر ڈی کارلو۔ تم جانتے ہو کہ وہ مال میرے لیے کتنی اہمیت کا حامل ہے کیا نہیں جانتے۔ تم اس کی بازیابی کے لیے سارے ذرائع استعمال کرو گے...... سارے ذرائع۔''

''سمجھ گیا۔'' ڈی کارلو سب کچھ کر گزرنے کے لیے بالکل تیار تھا۔

☆......☆......☆

''چیزیں گڈمڈ ہوگئی ہیں۔۔ ہے نا۔'' شرمین پورٹر اپنی فائل کیبنٹ کو کھنگالتا ہوا بولا۔'' شاید یہاں سراغ مل جائے لیکن ہمارے ہاں نیلام ہو رہا تھا۔'' اس نے دوسرے دراز کھولی۔'' بہت سی چیزیں نکل گئیں۔''

ڈی کارلو نے اپنی دستی گھڑی پر نگاہ ڈالی۔ سوا چھے بج رہے تھے۔ وقت بہت تیزی سے گزر رہا تھا۔'' یہ رہا۔'' شرمین پورٹر نے نفاست سے ٹائپ کی ہوئی کئی فہرستیں نکال کر اس کے حوالے کر دیں۔

ڈی کارلو نے اپنی فہرست نکالی اور ان سے موازنہ کرنے لگا ساری اشیاء فہرست میں موجود تھیں اور سب کی سب بک چکی تھیں' ڈی کارلو کی جیب میں ایک اور فہرست موجود تھی جس میں یہ تفصیل تھی کہ کس شو پیس میں کیا چیز کتنے احتیاط سے اور کتنی رقم خرچ کر کے چھپائی گئی تھی اور اس کی کیا مالیت تھی۔ کمرے میں ٹھنڈک کے باوجود ڈی کارلو کو پسینہ آ رہا تھا' پورٹر کے پاس کوئی ایک آئٹم بھی نہیں رہ گیا تھا۔'' کچھ بھی نہیں بچا۔'' ڈی کارلو نے کمزور لہجے میں کہا۔'' کچھ بھی نہیں۔''

''ایک کام ہو سکتا ہے۔'' پورٹر ایک کسی خیال کے تحت خوش ہو کر بول پڑا۔'' وہ مال نیلامی سے ذرا ہی پہلے پہنچا تھا لہٰذا ہمیں اس کی فہرست بنانے کی مہلت نہیں مل سکی تھی اب بہتر یہی کہ آپ ہمارے گاہکوں کی ڈاک کی فہرست کا جائزہ لیں اور ان کے نام اور پتے سے ان ناموں کا موازنہ کریں جنہیں ہم نے سامان فروخت کیا ہے پھر آپ ان سے رابطہ کر سکتے ہیں اور وضاحت کر سکتے ہیں۔''

''اس میں تو کئی دن بلکہ کئی ہفتے لگ جائیں گے۔'' ڈی کارلو نے بے جان سا ہو کر سوچا۔ پورٹر ایک دراز سے ڈاک کی فہرست نکال لایا۔'' یہ لیں اطمینان سے چھان بین کریں مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔''

تقریباً بیس منٹ کے بعد ڈی کارلو امید کی ایک کرن کے ساتھ وہاں سے نکلا وہ چینی مجسمہ اب بھی فرنٹ رائل میں تھا اور نوادرات کے ایک ڈیلر تھامس ایلش ورتھ کی ملکیت تھا۔ اس ایک آئٹم کی بازیابی سے ممکن ہے فنلنے کے غصے کی آگ کچھ سرد ہو اور ڈی کارلو کو مزید مہلت مل جائے۔ ایلش ورتھ نے وہ مجسمہ صرف پینتالیس ڈالر میں خریدا تھا۔ ڈی کارلو نے سوچا کہ وہ اس مجسمے کو ایلش ورتھ سے اتنی ہی قیمت ادا کر کے خریدے گا بلکہ کچھ زیادہ ہی قیمت ادا کر دے گا اور پھر فنلنے کو آگاہ کرے گا کہ معاملہ اس کے قابو میں ہے پھر فنلنے اسپل سے کہے گا کہ وہ فہرست میں موجود باقی لوگوں سے خود رابطہ کرے اور ڈی کارلو کرسمس منانے واپس نیویارک چلا جائے گا۔

وہ یہ سب سوچ کر خوش ہو گیا لیکن جب اس نے کار ایلش ورتھ کی دکان کے سامنے پارک کی تو اس کی مسکراہٹ کافور ہو گئی' دکان بند تھی۔

وہ کار سے اترا اور دروازہ کے ناب کو کھڑکھڑانے اور شیشے کے پینل پر مکے برسانے لگا' وہ جانتا تھا کہ فنلے کوئی عذر قبول نہیں کرے گا۔

وہ بدحواس ہو کر شوکیس کی طرف بھاگا اور تب اسے وہ چینی مجسمہ وہاں نظر آ گیا وہ مرد اور عورت کی ایک جوڑی تھی جو محو رقص تھی' اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں اور اپنی کار کی طرف بھاگا اور اس میں اس سے ایک فلیش لائٹ ایک اسکرو ڈرائیور اور اپنا ریوالور نکال کر کوٹ کی جیب میں رکھ لیا اور اس مرتبہ وہ ایک بغلی سڑک کی طرف بڑھا' جدھر دکان کا عقبی حصہ تھا ایسے میں وہ بہت چوکنا نظر آ رہا تھا' وہ ایک چھوٹا سا شہر تھا اور ایسی سرد رات میں لوگ اپنے گھروں میں بند تھے۔ سڑکیں سنسان تھیں کوئی سیکوریٹی سسٹم بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ تیزی سے بڑھ کر دکان کے عقبی دروازے کے قفل کو اسکرو ڈرائیور کی مدد سے کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔ اچانک تڑاق کی آواز ہوئی اور وہ مسکرا دیا۔ قفل ٹوٹ گیا تھا وہ چپکے سے اندر داخل ہو گیا اور اس نے دروازہ اپنے پیچھے بند کر دیا پھر فلش لائٹ آن کر کے ادھر ادھر دیکھنے لگا ہر طرف شوپیس اور نوادرات نظر آ رہے تھے' اس نے اپنی اس غیر قانونی حرکت کو ڈاکہ زنی کا تاثر دینے کے لیے چند اشیا لات مار کر توڑ دیں اور دو چار آئٹم اپنی جیب میں ٹھونس لیے اور پھر مسکراتے لبوں سے وہ چینی مجسمہ اٹھا لیا۔ ''مل گیا۔'' وہ بڑبڑایا اور اگلے ہی لمحہ اپنی جگہ شل ہو گیا اس کے دائیں طرف ایک زینہ تھا وہاں سے روشنی کا ایک سیلاب دکان میں امڈ آیا تھا۔

''میں نے پولیس طلب کر لی ہے۔'' ایک ادھیڑ عمر کا شخص گولف کی چھڑی تھامے زینے سے اتر رہا تھا۔

ڈی کارلو ہکا بکا ہو کر اسے گھورتا چلا گیا۔ وہ بوڑھا بالائی منزل پر رہتا تھا اور وہاں سے چکن روسٹ کی اشتہا انگیز بو آ رہی تھی' ڈی کارلو دکان میں توڑ پھوڑ کرنے پر اپنا سر پیٹ کر رہ گیا لیکن اب پچھتانے کا وقت نہیں تھا اس نے مجسمے کو اپنی بغل میں دبایا اور ایلش ورتھ کی طرف لپکا۔

ایلش ورتھ اس کی ٹکر سے لڑکھڑا کر زینے پر گر پڑا اور اس کا باتھ روب کھل گیا' اس نے گولف کی چھڑی تیزی سے گھمائی ڈی کارلو نے چھڑی پکڑ لی اور اسے ایک جھٹکے سے کھینچا' ایلش ورتھ کا سر کانسی کے ایک بھاری

بھرکم گلدان سے جاٹکرایا' ڈی کارلو نے اسے ایک طرف دھکا دیا۔ ایلش ورتھ کے پھٹے ہوئے سر سے خون ابل پڑا تھا اور اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ ڈی کارلو نے دو لاتیں رسید کیں اور بھاگ کھڑا ہوا وہ آدھا بلاک دور پہنچا تھا کہ اسے سائرن کی آواز سنائی دی۔

☆......☆......☆

"تمہارے پاس میرے لیے کوئی خبر ہے۔" فنلے نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہاں سر وہ چینی مجسمہ میرے پاس ہے اور مال کی وہ فہرست بھی۔" ڈی کارلو اپنے کار فون سے بات کر رہا تھا۔

"وضاحت کرو۔"

ڈی کارلو نے رک رک کر شروع سے آخر تک ساری بات اس کے گوش گزار کر دی۔ "اس چینی مجسمہ کے حصول میں تھوڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔" وہ آخر میں بولا۔ "فرنٹ رائل کے ایک نوادرات کے ڈیلر نے اسے خریدا تھا اس کی دکان بند تھی لیکن اس خیال سے کہ آپ کو جلد نتیجہ چاہیے تھا میں نے دکان میں نقب لگائی۔ مسٹر فنلے وہ ڈیلر مر گیا ہے۔"

"اچھا تو تم نے اس پورٹر کو سنبھال لیا۔"

"سنبھال لیا۔"

"وہ اس حادثے سے تمہارا ناطہ جوڑ سکتا ہے اور تم سے ناطہ جوڑنے کا مطلب مجھ سے ناطہ جوڑنا ہے میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ فوراً اس ناطہ کو ختم کر دو ڈورجینا میں معاملات ٹھیک کرنے کے بعد اس مجسمہ سمیت یہاں پہنچو پھر ہم اگلے اقدام کے بارے میں تبادلہ خیال کریں گے۔"

"آپ مجھے کیلی فورنیا طلب کر رہے ہیں' مسٹر فنلے۔"

"دوپہر تک مسٹر ڈی کارلو۔ کل ہم دفتر جلد بند کر دیں گے۔ کرسمس کی چھٹیاں ہیں۔ ایبل سے رابطہ قائم کر کے اسے اپنی فلائٹ سے آگاہ کر دو۔"

"جی جناب۔" ڈی کارلو نے رابطہ منقطع کر دیا' اسے توقع تھی کہ شرمین پورٹر اب بھی اپنے دفتر میں ہوگا وہ

اس کی کھوپڑی میں ایک بلٹ اتارنا چاہتا تھا۔

☆......☆......☆

''آج تم اتنی چڑچڑی کیوں ہورہی ہو۔'' لی نے اسٹور روم میں داخل ہوکر پوچھا۔

''میں چڑچڑی نہیں ہورہی ہوں بلکہ مصروف ہوں۔'' ڈورا نے تند لہجے میں جواب دیا۔

''میں جانتی ہوں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہوئی ہے۔ اب بتا بھی دو۔''

''وہ ٹیپ کہاں ہے۔'' ڈورا مڑی اور تب اس کی نگاہ زینے کے نیچے موجود جیڈ پر پڑی۔

''میں یہ پوچھنے آیا تھا کہ کیا تم اب بھی زینے کے کٹہرے کے اس مجسمے کی مرمت کروانا چاہتی ہو۔'' جیڈ نے پوچھا۔

''کٹہرے کا کھمبا۔ اوہ ہاں تمہیں تو اس کے لیے کوئی لکڑی وغیرہ چاہیے ہوگی۔'' ڈورا بولی۔

اسی لمحہ لی نے کھنکارا۔ ''اوہ لی یہ جیڈ ہے۔ نیا کرایہ دار۔'' ڈورا نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ ''اور جیڈ یہ میری بہن لی ہے۔''

''تم سے مل کر خوشی ہوئی۔'' لی نے مصافحہ کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

جیڈ نے اس سے مصافحہ کیا اور پھر ڈورا سے مخاطب ہوا۔ ''تمہیں اس کھمبے کی مرمت کرانی ہے یا نہیں۔''

''ہاں۔ ہاں۔'' ڈورا نے کہا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔

جیڈ دروازہ کھول کر زینہ طے کرنے لگا۔ ''یہ وہ نیا کرایہ دار ہے۔'' لی نے دروازے سے جھانکتے ہوئے سرگوشی میں پوچھا۔ ''لیکن یہ ہے کون۔ مجھے بتاؤ تو سہی۔''

''بتانے کو تو کچھ بھی نہیں ہے۔'' ڈورا نے کہا۔ ''میں پچھلی رات اینڈریو کے ساتھ باہر گئی تھی۔ واپسی میں اس نے میرے ہاتھ سے کافی پینے کی فرمائش کی۔ چنانچہ میں اسے اندر لے گئی اندر پہنچ کر وہ مجھ سے زبردستی کرنے لگا میں نے سختی سے مزاحمت کی۔ اس مزاحمت کے دوران میرے کئی قیمتی شوپیس ٹوٹ گئے' میں اسے دھکے دے کر گھر سے نکال رہی تھی کہ آوازیں سن کر جیڈ آ گیا۔ اینڈریو چلا گیا۔ جیڈ نے اندر آ کر ٹوٹے ہوئے شوپیس کو جھاڑو سے سمیٹا۔'' ڈورا خاموش ہوگئی۔

"کیا تم اپنے اکاؤنٹنٹ اینڈریو کی بات کررہی ہو۔اس نے تم سے زبردستی کرنے کی کوشش کی۔"

"ہاں میں اس کی بات کررہی ہوں۔" ڈورا نے جواب دیا۔"میں نے اسے ملازمت سے نکال دیا ہے۔"

"یہ کرتا کیا ہے۔میرا مطلب ہے جیڈ۔" لی نے پوچھا۔"یہ ضرور ویٹ لفٹنگ کرتا ہوگا۔اس کے شانے تو دیکھو۔"

"سابق پولیس آفیسر ہے۔" ڈورا نے کہا۔

"سابق۔" لی کی آنکھیں پھیل گئیں۔"کیا فورس سے نکال دیا گیا تھا۔"

"نہیں اس نے خود استعفیٰ دے دیا تھا چند ماہ قبل۔" ڈورا بولی۔"ڈیڈی نے اس کے بارے میں چھان بین کی تھی اور پولیس کمشنر کو بھی فون کرکے اس کے بارے میں استفسار کیا تھا۔کمشنر اس کی بہت تعریفیں کررہا تھا۔وہ لوگ چاہتے ہیں کہ یہ پھر سے پولیس فورس جوائن کرلے۔"

"لیکن اس نے استعفیٰ کیوں دیا تھا۔"

"کسی کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔" ڈورا نے جواب دیا لیکن وہ خود اس کے بارے میں متجسس تھی۔"اب اندر چل کر ٹیری کی مدد کرتے ہیں۔" وہ اندر کی طرف مڑ گئی۔

"بہتر ہے۔" لی نے کہا۔"لیکن یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ایک پولیس آفیسر تمہارے تحفظ کے لیے موجود ہے۔وہ تمہیں پریشانیوں سے دور رکھے گا۔" ڈورا نے اپنی بہن کو اندر کی طرف دھکا دیا وہ مسکرا رہی تھی۔

☆......☆......☆

اگر کوئی اور موقع ہوتا تو ڈی کارلو ایک اتنے شاندار استقبالیہ میں ایک سستا سا مجسمہ تھامے بیٹھا ہوا خود کو احمق تصور کررہا ہوتا لیکن اس مخصوص استقبالیہ میں وہ خود کو احمق نہیں بلکہ خوفزدہ محسوس کررہا تھا' بے حد خوفزدہ اسے شرمین پورٹر کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک ننھا سا بلٹ اتارتے ہوئے کوئی پریشانی نہیں ہوئی تھی لیکن اپنی بدقسمتی کے سلسلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ یہ سوچ سوچ کر پریشان ہورہا تھا کہ اس کی گود میں رکھا ہوا مجسمہ کوئی اور تو نہیں تھا اگرچہ یہ ہو بہو وہی مجسمہ لگتا تھا جو اس نے پریمیم شپنگ میں کریٹ میں پیک ہوتے وقت دیکھا تھا۔

"مسٹر ڈی کارلو۔" استقبالیہ کلرک نے کہا۔"مسٹر فنلے تم سے مل سکتے ہیں۔"

ڈی کارلو مجسمہ کو اپنی بغل میں دبا کر اٹھا اور کمرے میں داخل ہو گیا‘فنلے بدستور اپنی جگہ بیٹھا اسے گھبرایا گھبرایا سا اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھتا رہا۔اس کے ہونٹوں پر ایک سرد مسکراہٹ تھی۔’’مسٹر ڈی کارلو‘تم نے ورجینا کی عظیم ریاست میں سارا معاملہ سدھار لیا۔‘‘

’’بہت اچھی طرح۔‘‘

’’بہت خوب۔‘‘فنلے نے مجسمے کو میز پر رکھنے کا اشارہ کیا۔ڈی کارلو نے تعمیل کی۔’’تو تم صرف یہی لے کر میرے پاس آئے ہو۔‘‘

’’میرے پاس دیگر تمام آئٹم کی فہرست موجود ہے۔‘‘ ڈی کارلو نے جواب دیا۔’’اور یہ بھی کہ وہ کہاں کہاں ہیں۔‘‘اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔

’’ان آئٹم کے صرف تین خریدار تھے۔ان میں سے دو بذات خود ڈیلر ہیں۔میرے خیال میں ان کی دکانوں میں جا کر وہ آئٹم دوبارہ خریدنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔‘‘

’’تمہارا خیال ہے۔‘‘فنلے نے دھیمے سے کہا۔’’اگر تم سوچ سکتے مسٹر ڈی کارلو تو میرا مال میرے پاس ہوتا۔بہر حال میں تمہاری گلو خلاصی کرنے کو تیار ہوں۔‘‘ وہ اٹھا اور مجسمے کے نقوش پر ملائمت سے انگلی پھیرنے لگا۔’’یہ ایک گھناؤنا پیس ہے۔‘‘وہ بولا۔’’ہے نا۔‘‘

’’یس سر۔‘‘

فنلے نے اپنی میز پر سے ماربل کا ایک ایش ٹرے اٹھایا اور ہلکی سی ضرب سے عورت کا سر قلم کر دیا۔’’ایک بدصورت گویا۔‘‘ وہ بڑبڑایا۔

’’سراپا حسن کو چھپانے کے لیے۔‘‘اس نے مجسمے کے اندر سے ایک ننھی سی شے کھینچ کر نکال لی جو پلاسٹک میں لپٹی ہوئی تھی۔اس نے پلاسٹ کو احتیاط سے کھولا۔

ڈی کارلو نے دیکھا وہ طلائی لائٹر جیسی کوئی شے تھی بالکل مرضع۔’’مسٹر ڈی کارلو جانتے ہو یہ کیا ہے۔‘‘

’’نہیں سر۔‘‘

’’یہ ننھی منی چیزیں مثلاً ناخن تراش یا بٹن ہک اور اس قسم کی چیزیں رکھنے کا ایک ننھا سا مرصع کیس ہے۔

یہ خالص سونے کا ہے۔"فنلے نے ہنس کر اس مرصع کیس پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔"اور اس میں جو پتھر جڑے ہوئے ہیں' یہ یاقوت ہیں۔"اس کا لہجہ خوابناک تھا۔"یہ نپولین نے اپنی معشوقہ جوزیفائن کو تحفے میں دیا تھا اور اب یہ میرا ہے۔"

"بڑی بات ہے مسٹر فنلے۔"ڈی کارلو نے سکون کی ایک گہری سانس لی۔اس نے اپنے آجر کو صحیح مجسمہ لا کر دیا تھا۔

"کیا تم ایسا سمجھتے ہو۔"فنلے کی آنکھیں چمک اٹھیں۔"اوہ میں اسے پا کر بہت خوش ہوں لیکن یہ مجسمہ مجھے یاددہانی کراتا ہے کہ میرا اشپ منٹ ادھورا ہے اور ان تمام آئٹم کو اکٹھا کرنے میں مجھے ایک سال کا عرصہ لگا تھا۔"وہ اس کیس پر انگلی سے دائرہ بنانے لگا۔"کل کرسمس ہے تم نے پروگرام بنائے ہوں گے۔"

"اوہ ہاں میری فیملی۔"

فنلے مسکرا دیا۔"چھٹیوں کے دوران کوئی فیملی نہیں ہوتی مسٹر ڈی کارلو میں تمہیں سال نو کی پہلی تاریخ تک کی مہلت دے سکتا ہوں نہیں' نہیں دوسری تاریخ رکھ لو۔"اس کی مسکراہٹ کشادہ ہو گئی۔"مجھے بھروسہ ہے کہ تم مجھے ناامید نہیں کرو گے۔"

"نہیں' سر۔"ڈی کارلو کا حلق خشک ہو گیا تھا۔

☆......☆......☆

ڈی کارلو خود کو بہت بہتر محسوس کر رہا تھا۔اس کی خوش قسمتی لوٹ آئی تھی' اس کی کرائے کی کار روٹ 95 پر اڑی جا رہی تھی اس کے پہلو میں کانسی کا ایک عقاب اور مجسمہ آزادی اپنے اپنے بکس میں محفوظ رکھا ہوا تھا۔یہ دونوں آئٹم اس نے واشنگٹن ڈی سی کی ایک دکان سے بازیاب کیے تھے۔ان کے ساتھ ہی ایک طوطا بھی تھا جو اس نے ورجینیا سے بازیاب کیا تھا اب اس کی فہرست کے مطابق دو آئٹم رہ گئے تھے جو فلاڈیلفیا میں تھے' اس کا ارادہ تھا کہ وہ فلاڈیلفیا کا ایک طوفانی چکر لگا کر ان دونوں آئٹموں کو قبضے میں کرنے کے بعد کرسمس کا جشن منانے کو ٹھیک وقت پر نیویارک واپس پہنچ جائے گا اور کرسمس کے دوسرے ہی دن سارے آئٹم بازیاب کر کے فنلے کی طرف سے دی گئی مہلت سے پہلے ہی اس تک پہنچ جائے گا' شاید وہ بونس کا بھی حقدار قرار پائے۔اس نے کار

فون سے فنلے کا پرائیوٹ نمبر ڈال کیا۔ ''مسٹر فنلے میں ڈی کارلو بول رہا ہوں۔'' اس نے رابطہ ہونے پر کہا۔
''میں نے مزید تین آئٹم بازیاب کر لیے دو واشنگٹن ڈی سی سے اور ایک ورجینا سے اور اب میں فلاڈیلفیا پہنچنے والا ہوں بقیہ دونوں آئٹم وہیں ایک دکان میں ہیں۔''
''پھر میں تمہیں کرسمس کی پیشگی مبارکباد دیتا ہوں مسٹر ڈی کارلو۔'' فنلے نے کہا۔ ''اگر تمہیں کوئی پیغام دینا ہو تو ایبل کو دے دینا۔''
''میں رابطہ رکھوں گا مسٹر فنلے۔''



ڈی کارلو ڈورا کے پارلر میں داخل ہوا۔ پارلر بند ہونے میں صرف پندرہ منٹ رہتے تھے۔ ٹیری اسے دیکھ کر خوشدلی سے مسکرائی۔ ''کرسمس مبارک ہو۔'' وہ بولی۔ ''آپ نے ہمیں آ پکڑا' آج ہم جلدی دکان بند کر رہے ہیں۔''
ڈی کارلو بھی جواب میں مسکرایا۔ ''آپ لوگ آخری وقت میں آنے والے خریداروں کو یقیناً پسند نہیں کرتیں۔'' وہ بولا۔
''آپ مذاق کر رہے ہیں۔ میں تو ناپسند نہیں کرتی۔'' میری اس کی بیش قیمت کار کو دیکھ چکی تھی۔ ''کیا آپ کو کوئی خاص آئٹم چاہیے۔''
''ہاں واقعی۔'' ڈی کارلو دکان میں نظریں دوڑاتا ہوا بولا۔ اس کی نگاہیں ایک مخصوص تصویر اور ایک کتے کو تلاش کر رہی تھیں۔ ''دراصل میں گھر واپس جا رہا ہوں۔ وہاں میری ایک آنٹی ہیں جنہیں کتوں کے مجسمے جمع کرنے کا بہت شوق ہے۔''
''ممکن ہے میں آپ کی مدد کر سکوں۔'' ٹیری نے کہا اور کیبنٹ سے ایک نہایت بیش قیمت کتا اٹھا لائی۔
''دیکھیں یہ کتنا شاندار ہے۔''
''مجھے افسوس ہے میری آنٹی اتنی باذوق نہیں ہیں۔''
''اچھا پھر دیکھتے ہیں۔'' ٹیری نے مایوسی سے وہ آئٹم واپس رکھ دیا۔ ''ہمارے پاس پلاسٹر آف پیرس کا بنا

ہوا ایک جوڑا کتا بھی ہے۔"

"دکھائیں۔" ڈی کارلو نے کہا۔" اگر میں اس دوران آپ کی دکان کا جائزہ لوں تو آپ کو ناگوار تو نہیں ہوگا۔"

"بالکل نہیں۔ آپ شوق سے اور اطمینان سے جائزہ لیں۔" ٹیری نے کہا اور اس وہ دونوں آئٹم دکھائے لیکن ان میں سے کوئی بھی اس کا مطلوبہ کتا نہیں تھا۔ اس کی متلاشی نظریں اس مخصوص تصویر کو ڈھونڈ رہی تھیں لیکن وہ بھی کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔

"میرے خیال میں' مجھے آپ کا مطلوبہ آئٹم مل گیا ہے۔" ٹیری اس کے قریب آئی۔" یہ ایک انگلش چرواہا کتیا ہے اور اس کا پلا ہے۔"

ڈی کارلو یہ دیکھنے کے باوجود کہ اس شوپیس کی قیمت چار ہندسوں میں تھی بدستور خوشگواری سے مسکراتا رہا۔" میرے ذہن میں قدرے مختلف آئٹم تھا۔" وہ ٹیری کے پیچھے چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگا۔" سفید اور بھورے رنگ کا ایک چتکبرا چینی شکاری کتا جو قالین پر سمٹا سمٹایا ہوا سو رہا ہے مجھے ایسے ہی کسی آئٹم کی تلاش تھی۔" اس نے اپنا کریڈٹ کارڈ نکال لیا۔

"یہ برا ہوا کہ آپ چند دن پہلے نہیں آئے۔" ٹیری نے اس کے خریدے ہوئے آئٹم کو ٹشو پیپر میں لپیٹتے ہوئے کہا۔" ہمارے پاس ہو بہو ویسا ہی ایک چتکبرا شکاری کتا تھا جیسا آپ بیان کر رہے ہیں لیکن وہ کل ہی بک گیا۔"

"بک گیا۔" ڈی کارلو بدستور اپنے دانتوں کی نمائش کرتا ہوا بولا۔" یہ تو بہت برا ہوا۔"

"لیکن وہ اتنا نفیس اور خوشنما نہیں تھا جتنا یہ آئٹم ہے جو آپ نے ابھی خریدا ہے مسٹر!" اس نے اس کے کریڈٹ کارڈ پر نگاہ ڈالی۔

"ڈی کارلو۔" اس نے اضافہ کیا۔

"مجھے یقین ہے کہ آپ درست فرما رہی ہیں' میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے ہاں تصویر بھی ہیں۔"

"تھوڑی بہت۔" ٹیری بولی۔" ہمارے پاس زیادہ تر پوسٹرز ہیں۔"

"گویا کوئی ماڈرن پیس نہیں ہے۔" وہ بولا۔" کوئی تجریدی آرٹ۔"

"مجھے افسوس ہے۔ ہمارے ہاں ایسی کوئی تصویر نہیں ہے۔"

ٹیری بل بنانے لگی۔ ڈی کارلو کاؤنٹر پر اپنی انگلیاں کھٹ کھٹانے لگا' اگر دن کا وقت نہ ہوتا تو وہ اپنا ریوالور نکال کر اس حسینہ کی ٹھوڑی کے نیچے ٹکا دیتا اور اسے یہ بتانے پر مجبور کر دیتا کہ وہ چینی کتا کس نے خریدا تھا اور پھر اسے اس حسینہ کو بے شک ہلاک کرنا پڑتا۔

"یہاں دستخط کریں۔" ٹیری نے خریداری کی سلپ اور اس کا کریڈٹ کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔

اب وہ جا کر کہیں لنچ کرے گا' اس نے سوچا اور جب تاریکی چھا جائے گی اور دکان خالی ہو گی تو وہ واپس آ جائے گا۔



ڈورا نے جیڈ کا دروازہ کھٹکھٹایا' وہ جانتی تھی کہ جیڈ دروازہ کھولتے ہی اس پر چڑھ دوڑے گا اور جیڈ نے واقعی اسے مایوس نہیں کیا جب اس نے دروازہ کھولا تو وہ سر سے پیر تک پسینے میں شرابور تھا۔ اس کے بال پسینے سے چمک رہے تھے۔ ڈورا نے کمرے میں بکھرے ہوئے ویٹ لفٹنگ کے سامان پر نگاہ دوڑائی۔ "میرا فون کام نہیں کر رہا۔" وہ بولی۔ "مجھے ایک کال کرنا تھی۔"

اسے ایک لمحہ کے لیے خیال گزرا کہ جیڈ اس کے منہ پر دروازہ بند کر دے گا لیکن اس نے دروازہ پورا کھول دیا اور خود ایک طرف ہو گیا۔

"آ جاؤ۔" وہ بولا۔ "اور جلدی کرو۔" اس نے ایک تولیہ اٹھا کر اپنے گلے میں ڈال لیا۔

ڈورا نے اندر داخل ہو کر فون اٹھا لیا اور کریڈل کو کھڑکھڑانے لگی۔ "یہ بھی کام نہیں کر رہا۔"

جیڈ نے اسے سر سے پیر تک دیکھا۔ "جب تم کہیں فون کرنے جاتی ہو تو کیا ایسا ہی لباس زیب تن کرتی ہو۔" اس نے پوچھا۔

"مجھے پارٹیاں پسند نہیں ہیں۔ اب تم بھاگ جاؤ۔" اس نے تولیہ ایک طرف پھینک دیا اور دوبارہ ویٹ لفٹنگ کے لیے تیار ہو گیا۔ ڈورا وہاں سے جانے کے بجائے کاؤچ کے ہتھے پر بیٹھ گئی اور پرخیال انداز میں اسے ویٹ لفٹنگ کرتے ہوئے دیکھنے لگی۔ کیا وہ کرسمس کی شام اسی طرح تنہا گزارے گا۔ اس نے تاسف سے سوچا۔

"تم میرے ساتھ کیوں نہیں چلتے۔" وہ یکا یک پوچھ بیٹھی' جیڈ رک کر اسے تکنے لگا۔

"صرف دو پارٹیاں ہیں۔" ڈورا دوبارہ گویا ہوئی۔ "یہ کرسمس کی شام ہے۔ سنگت اور اخوت کا وقت ہے۔ شاید تم نے سنا ہو۔"

"بھاگ جاؤ۔"

ڈورا ایک گہری سانس لے کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ "اپنے پسینے سے لطف اندوز ہو۔" وہ بولی اور یکا یک رک گئی۔ "یہ کیسی آواز ہے۔" اس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

جیڈ نے اپنا اوزار رکھ دیا اور کان لگا دیئے۔ "کوئی دکان میں ہے۔" وہ بولا۔ "آواز روشن دان سے آرہی ہے۔"

ڈورا اپنی جگہ شل ہوگئی۔ "ہمیں دکان بند کیے ہوئے عرصہ ہوگیا۔" اس نے کہا۔ "ٹیری ساڑھے تین بجے چلی گئی تھی۔" وہ دروازے کی طرف لپکی۔

"کہاں جارہی ہو۔"

"نیچے۔" وہ بولی۔ "کسی نے الارم کو یقیناً منقطع کردیا ہے اور اندر گھس گیا ہے۔"

جیڈ نے جلدی سے اس کا بازو تھام لیا اور اسے ایک کرسی پر دھکیل دیا۔ "اٹھنا نہیں۔" وہ بولا اور بھاگ کر بیڈروم سے اپنا ریوالور اٹھا لایا۔

"یہ کیا ہے۔" ڈورا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"یہ زنانہ چھتری ہے۔" جیڈ نے جواب دیا۔ "تم یہیں رہو۔ دروازہ اندر سے لاک کرلو۔"

اس نے دروازہ اپنے پیچھے بند کردیا' اس وقت دکان کے اندر کون ہوسکتا ہے۔ وہ خاموشی سے ہال عبور کرتے ہوئے سوچنے لگا ممکن ہے ڈورا کی اسسٹنٹ ہو لیکن وہ ایک سابق پولیس آفیسر تھا اور خطرات مول لینے کا عادی تھا۔ اس نے اس حقیقت کو بھی نظر انداز کردیا تھا کہ فون کام نہیں کررہے تھے' وہ اس دروازے تک پہنچ گیا جو نیچے اسٹور روم میں کھلتا تھا اور اس کے پٹ کو بہت آہستگی کھولا' اس لمحہ اسے ایک آواز سنائی دی' کوئی دراز بند ہوئی تھی اچانک اسے اپنے عقب میں آہٹ سنائی دی۔ وہ تیزی سے پلٹا۔ ڈورا اس سے تین قدم پیچھے کھڑی تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک گلدر تھا' جیڈ نے اسے واپس جانے کا اشارہ کیا اس نے نفی میں گردن ہلا دی۔ جیڈ نے

جھک کر زینے کے دو قدم بچے تیزی سے عبور کئے' تیسرا قدم پہ اس کے پیروں تلے کراہ اٹھا اچانک گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے فضا تھرا اٹھی اور قریب ترین دیوار کے پلستر ادھڑ گئے۔ جیڈ نے تیزی سے غوطہ لگایا اور لڑھکتا ہوا زینہ عبور کر کے اٹھ کھڑا ہوا اسی لمحہ اس نے دکان کا عقبی دروازہ ایک دھماکے سے بند ہوتے دیکھا اور بھاگتا ہوا دروازے تک پہنچا پھر جھک کر اس نادیدہ ہستی کے پیچھے بھاگنے لگا۔ فضا نہایت سرد اور تاریک تھی' وہ بھاگتے قدموں کی آواز کے پیچھے بھاگ رہا تھا تقریباً دو بلاک کے بعد اس نے کسی کار کے اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی پھر اگلے ہی لمحے ٹائروں کی تیز چیخ سنائی دی اور وہ سمجھ گیا کہ اس نے حملہ آور کھو دیا تھا وہ واپس لوٹا تو اس نے ڈورا کو باہر کھڑے سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے دیکھا۔ ڈورا کا خوف اب برہمی میں بدل گیا تھا۔ ''تمہارے چہرے سے خون بہہ رہا ہے۔''

''ہاں۔'' جیڈ نے اپنے گال پر ہاتھ پھیرا اور اس کا ہاتھ خون سے تر ہو گیا۔ ''دیوار کے پلستر سے خراش لگی ہے۔'' اس نے کہا اور مگدر کی طرف دیکھا جو ڈورا اب تک اٹھائے ہوئے تھی۔ ''اور تم اس سے کیا کرنے والی تھیں۔''

''اگر وہ تم سے گتھم گتھا ہو جاتا تو میں یہ مگدر اس کے سر پر دے مارتی۔'' ڈورا نے جواب دیا۔ ''کیا تم اپنے محکمے سے مدد طلب نہیں کرو گے۔''

''اب میں پولیس آفیسر نہیں رہا۔''

وہ دکان کے عقبی حصے کی طرف بڑھنے لگا۔ ڈورا نے اس کی تقلید کی۔ ''تم نے سیکورٹی سسٹم کے بارے میں سنا ہے۔'' جیڈ نے پوچھا۔

''میری دکان میں سیکورٹی سسٹم موجود ہے۔'' ڈورا نے جواب دیا۔ ''اگر کوئی دکان میں گھسنے کی کوشش کرے تو گھنٹی بجنے لگتی ہے۔''

''یہ تو کھلونا ہے۔'' جیڈ نے سیکورٹی سسٹم کے میکنزم پر ایک نگاہ ڈال کر ناگواری سے کہا۔ ''یہ دو تار کاٹ دیں اور سسٹم ناکارہ ہو گیا۔'' اس نے کٹے ہوئے دو تار ڈورا کو دکھاتے ہوئے کہا۔ ''اس شخص نے فون بلا سبب ناکارہ نہیں کیا تھا' اس نے روشنی میں دیکھ لیا ہو گا کہ بالائی منزل پر کوئی ہے۔''

''پھر تو وہ بڑا ہی احمق تھا۔'' ڈورا کے دانت سردی سے بج رہے تھے۔ ''اس نے تم پر گولیاں بھی چلائی

تھیں۔" اس نے جیڈ کا بازو تھام لیا۔

"اسے مجھ سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں رہی ہوگی۔" جیڈ نے کہا۔

"وہ تمہیں شوٹ بھی کر سکتا تھا۔"

"مجھے ایک فون کرنا ہے۔ تمہارے پاس کوئی سکہ ہوگا۔"

"میری وین میں ایک فون موجود ہے۔" ڈورا بولی۔

جیڈ اس کی وین تک گیا' وین کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے بریینٹ کا نمبر پنچ کیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر کسی نے فون اٹھا لیا۔ "کرسمس مبارک ہو۔" ایک نسوانی آواز سمع بر گوش ہوئی۔

"ہیلو میری۔"

"جیڈ تم کل کی دعوت کے سلسلے میں کوئی عذر لنگ تراشنا تو نہیں چاہ رہے۔"

"نہیں۔ میں آؤں گا۔ بریینٹ کہاں ہے۔"

"یہیں ہے۔ میں اسے بلاتی ہوں۔"

"ہیلو کیپٹن۔" چند ہی ساعت کے بعد بریینٹ کی آواز سنائی دی۔

"یار معاف کرنا۔ یہاں میرے ساتھ ایک ننھا مسئلہ ہو گیا ہے۔ نقب زنی۔ میرے اپارٹمنٹ کے نیچے دکان میں۔"

"مالی نقصان تو نہیں ہوا۔"

"ابھی جائزہ نہیں لیا ہے۔ مجھ پر گولیاں برسائی گئی تھیں۔"

"خدا کی پناہ۔ تم زخمی تو نہیں ہوئے۔"

"نہیں۔ قریب ہی کہیں اس نے کار پارک کر رکھی تھی۔ انجن کی آواز سے اندازہ ہوا کہ کوئی قیمتی کار تھی۔"

"میں پہنچ رہا ہوں۔"

"شکریہ۔" اس نے فون رکھ دیا اور ڈورا کی طرف دیکھا۔ "آؤ۔ اپنی دکان کا اچھی طرح جائزہ لے لو کہیں کوئی چیز غائب تو نہیں۔"

دونوں دکان میں داخل ہوئے۔ جیڈ نے روشنیوں کے سوئچ آن کر دیئے اور ایک طرف خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔ اسٹور روم میں ہر طرف بکس ہی بکس تھے' ایک کونے میں دو فائل کیبنٹ نظر آ رہے تھے۔ ایک میز بھی تھی۔

''کوئی بھی شے غائب نہیں ہوئی ہے۔'' ڈورا نے جائزہ لے کر کہا۔

''یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو۔''

''میں جانتی ہوں تم نے سے ڈرا کر بھگا دیا۔''

''کیش کے بارے میں کیا خیال ہے۔''

''ہم دکان میں صرف سو ڈالر کی ریزگاری رکھتے ہیں۔'' وہ اپنی میز تک گئی اور اس نے بالائی دراز کھول کر ایک لفافہ نکال لیا۔ ''یہ رہا۔'' پھر وہ فائلوں کو چیک کرنے لگی۔ ''یہ دیکھو یہ درازیں کھنگالی گئی ہیں۔''

جیڈ قریب آ کر اس کے شانوں کے اوپر سے دیکھنے لگا۔ ''اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسے تمہاری فائلوں میں موجود کسی شے کی تلاش تھی۔'' وہ بولا۔

''لیکن یہ تو محض کاروباری چیز ہے۔'' ڈورا نے پریشان ہو کر کہا۔ ''کاغذات کے لیے کسی کا یوں اندر گھس آنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ کیا وہ کوئی پاگل ایجنٹ تھا یا کوئی پاگل اکاؤنٹنٹ!'' آخری جملہ ادا کرتے ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

''اس اکاؤنٹنٹ کا کیا نام تھا۔'' جیڈ پوچھ بیٹھا۔

''احمقانہ باتیں مت کرو۔ اینڈریو ایسی حرکت کر ہی نہیں سکتا۔''

''پورا نام بتاؤ۔''

ڈورا نے ایک گہری سانس لی۔ ''میں تمہیں اس کا نام اور پتا دے دوں گی۔ پھر تم پولیس کی طرح جا کر اسے ہراساں کرنا۔''

''میں پولیس والا نہیں ہوں۔''

''تمہارا ہر انداز پولیس والوں جیسا ہے۔ کردار' گفتار' چال ڈھال' تمکنت!'' اس نے اپنی پلکیں جھپکالیں۔

''لیکن تم حکم کی تعمیل کرنے کے معاملے میں بہت ڈھیلی ہو۔ کیا میں نے تمہیں دور رہنے کو نہیں کہا تھا۔''

ڈورا نے اپنی مخروطی انگلی اس کے گال کی خراش پر نرمی سے پھیری۔ ''تم نے مجھے ڈرا دیا تھا۔ کیا تم بھی ڈر گئے تھے۔''

''نہیں۔''

ڈورا نے اس کے گلے میں اپنی بانہیں حمائل کر دیں۔ ''مجھے اب بھی ڈر لگ رہا ہے۔''

چند لمحوں کے بعد اچانک باہر کسی کار کے رکنے کی آواز آئی دونوں جلدی سے الگ ہو گئے۔ ''برنیٹ آ گیا۔'' جیڈ نے کہا۔ ''تم جا کر کافی بناؤ۔''



ڈورا کے ہاتھ میں برانڈی تھی اور وہ کاؤچ پر سمٹی سمٹائی بیٹھی تھی۔ جیڈ کافی کی چسکیاں لے رہا تھا اور لیفٹیننٹ برینٹ کافی کے دوران ڈورا سے پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ ''کیا کوئی چیز غائب ہوئی ہے۔''

''نہیں جہاں تک میرے علم میں ہے کوئی بھی چیز غائب نہیں ہوئی ہے۔''

''کیا پچھلے چند دنوں کے دوران کوئی مشتبہ شخص نظر آیا تھا۔''

''پچھلے دو ہفتوں سے دکان میں گاہکوں کی بہت بھیڑ تھی۔'' ڈورا نے جواب دیا۔ ''لیکن مجھے ایسا کوئی شخص نظر نہیں آیا جو مشکوک لگتا ہو۔''

''تمہارا کوئی دشمن۔''

ڈورا بے اختیار ہنس پڑی۔ ''نہیں۔''

''اس اکاؤنٹنٹ کے بارے میں بتاؤ۔'' جیڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اینڈریو ڈاوڈ۔'' جیڈ نے مداخلت کی۔ ''اس کا اکاؤنٹنٹ تھا' اس نے ڈورا کے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی تھی۔ چنانچہ ڈورا نے اسے نوکری سے نکال دیا۔''

''اچھا......'' لیفٹیننٹ برینٹ نے اپنے نوٹ پیڈ پر تیزی سے قلم گھسیٹا۔ ''اس سے پوچھ گچھ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' وہ نرمی سے بولا اور جانے کے لیے اٹھ گیا۔

"میں اسے چھوڑ کر آتا ہوں۔" جیڈ نے کہا اور دونوں باہر آ گئے۔ "تمہارے خیال میں کوئی شخص کسی دکان میں گھس کر فائلوں میں کیا تلاش کر سکتا ہے۔"

"فی الحال اس سوال کا جواب دینا بہت مشکل ہے۔ کیپٹن۔" برینٹ نے جواب دیا۔

"جب کوئی مجھ پر گولیاں چلاتا ہے تو میں اس میں ذاتی دلچسپی لینے لگتا ہوں۔" جیڈ نے کہا۔

"میں اس کے لیے تمہیں قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا۔"

"کوئی پیش رفت ہو تو مجھے بتانا۔"

"سب سے پہلے تمہیں بتاؤں گا۔" برینٹ نے اپنی کار میں سوار ہوتے ہوئے کہا۔

جیڈ واپس گھر میں لوٹ گیا۔ وہ ایک بار پھر نیچے جا کر ایک نظر ڈالنے سے پہلے اس امر کا اطمینان کر لینا چاہتا تھا۔ کہ ڈورا نے اپنی خواب گاہ کو اچھی طرح مقفل کر لیا تھا' وہ چلا گیا۔ وہ ڈورا سے بولا۔ "تم برینٹ پر بھروسا کر سکتی ہو۔ وہ ایک سلجھا ہوا آدمی ہے۔"

"اچھی بات ہے۔" ڈورا نے کہا۔ "اچھا سنو اگر وہ شخص دوبارہ آیا تو......"

جیڈ نے اس کے چہرے کا جائزہ لیا اس کے تاثرات سے گھبراہٹ عیاں تھی۔ "تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔" وہ بولا۔ "اب جا کر آرام سے سو جاؤ اور پولیس کو اپنا کام کرنے دو۔"

"کل میں اپنی بہن کے ہاں جاؤں گی اور میرا بیشتر وقت وہیں گزرے گا۔" ڈورا نے کہا۔ "میں تمہیں وہاں کا فون نمبر دے کر جاؤں گی۔"

"ٹھیک ہے۔ اب تم دروازہ مقفل کر لو۔" جیڈ باہر ہال میں آ گیا۔

ڈورا نے دروازہ مقفل کر لیا اور جیڈ نے اسٹور روم کی راہ لی۔

☆......☆......☆

واشنگٹن ڈی سی کے ایک خوشنما مکان میں' گھر کی مالکہ مسز لیلیٰ ایک ہاتھ میں شیری کا گلاس تھامے ٹی وی پر کرسمس کے پروگرام سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ اچانک اس کے عقب میں محتاط قدموں کی آہٹ ہوئی۔ "آؤ' موریل' پروگرام دیکھو۔" لیلیٰ نے پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر اپنی خادمہ کو مخاطب کیا۔

اس کا جملہ مکمل بھی نہیں ہوا تھا کہ یکا یک ایک سماعت شکن دھماکہ ہوا۔ کافی ٹیبل پر رکھے ہوئے شیری کے گلاس کے پرخچے اڑ گئے۔ مسز لیلیٰ درد کی شدت سے مفلوج ہوگئی ایسے میں اس نے شیشے کے ٹوٹنے کی آواز سنی پھر کسی مرد کی بپھری ہوئی آواز سنائی دی۔ ''وہ کہاں ہے۔ وہ کتا کہاں ہے۔'' اور پھر مسز لیلیٰ ہوش سے بیگانہ ہوگئی۔

☆......☆......☆

رات آدھی گزر چکی تھی۔ ڈی کارلو اپنے مین ہٹن کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا' وہ کوئی بکس اٹھائے ہوئے تھا۔ یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اسے کتے کی مطلوبہ رسید مل گئی تھی اور اب وہ حیرت سے سوچ رہا تھا کہ اس نے فلاڈیلفیا کے اس نوادرات کی دکان میں زینے کی طرف جو گولیاں برسائی تھیں تو کیا کوئی گولی کسی کو لگی بھی تھی' فکر کی کوئی بات نہیں۔ اس نے سوچا۔ اس کے ریوالور کا سراغ لگایا نہیں جا سکتا تھا اور وہ تیزی سے کامیابی حاصل کر رہا تھا اب کانسی کا وہ عقاب' پلاسٹر آف پیرس کا بنا ہوا مجسمہ' آوازی' طوطا اور وہ چینی کتا اس کے قبضے میں تھے۔ یہ سوچ کر وہ حلق کے بل چہکنے لگا۔

☆......☆......☆

کرسمس کے اگلے دن' صبح کے تقریباً نو بجے جیڈ نے ڈورا کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ ''ایک منٹ۔'' اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور جیڈ ہکا بکا رہ گیا۔

تھوڑی ہی دیر کے بعد دروازہ کھلا اور چادر میں لپٹا ہوا ایک دبلا پتلا نوجوان لڑکا نمودار ہوا۔ ''کیا بیچتے ہو۔'' اس نے پوچھا۔

''وہ کہاں ہے۔'' جیڈ نے کہا۔ ''ڈورا۔''

اسی لمحہ ڈورا باتھ روم سے برآمد ہوئی۔ اس کے جسم پر تولیے کا گاؤن اور ہاتھ میں ہیئر ڈرائر تھا۔

''اوہ......'' معاً اس کی نظر جیڈ پر پڑی۔ ''صبح بخیر۔''

''مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔'' جیڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کیا تم میرے بھائی سے ملے۔''

''بھائی......نہیں۔'' جیڈ نے کہا اور سکون کی ایک گہری سانس لی۔

"یہ میرا بھائی ولی ہے۔" ڈورا نے تعارف کرایا۔

"اور ولی یہ جیڈ ہے۔"

"وہی سابق پولیس آفیسر جس نے نقب زن کا پیچھا کر کے اسے بھگا دیا تھا۔" ولی نے اپنی آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔ "تم سے مل کر خوشی ہوئی۔"

"یہ لو۔" ڈورا نے ہیئر ڈرائر اپنے بھائی کی طرف بڑھا دیا۔ "اب تم شاور لے سکتے ہو۔" ولی باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ "میری ماں نے سوچا کہ میری حفاظت کے لیے گھر میں کوئی مرد ہونا چاہیے۔" ڈورا نے وضاحت کی۔ "ہم کچن میں بات کریں گے۔"

کچن میں پہنچ کر اس نے کافی کے لیے کیتلی چولہے پر چڑھا دی اور پھر جیڈ سے مخاطب ہوئی۔ "تمہارا کرسمس کیسا گزرا۔"

"بہت اچھا گزرا۔" جیڈ نے جواب دیا۔ دوپہر میں ایک شخص آئے گا' وہ نیا سیکورٹی سسٹم نصب کر دے گا میرا دوست ہے اور اپنے کام میں ماہر ہے۔" اس نے ایک لمحہ توقف کیا۔ "میں نئے قفل لینے ہارڈ ویئر اسٹور جا رہا ہوں۔"

"پہلے ناشتہ کر لو۔" ڈورا بولی اور بیڈ روم کی طرف بڑھی۔ "میں ٹی وی آف کر دوں۔"

اس وقت سی این این سے نیوز آ رہی تھی' ڈورا آف کا بٹن دبانے ہی والی تھی کہ ایک بلیٹن نے اس کا ہاتھ روک دیا۔ "سوسائٹی ہل میں وقوع پذیر ہونے والے کرسمس کے المیے کا اب تک کوئی سراغ نہیں لگایا جا سکا ہے۔" نیوز کاسٹر کہہ رہی تھی۔ "ممتاز صحافی کارکن مسز لیلیٰ آج صبح بھی کوما میں ہیں جو ۲۴ دسمبر کو اپنے گھر میں نقب لگائے جانے کے دوران حملہ میں بے ہوش ہو گئی تھیں اور ان کی خادمہ موریل جائے واردات پر مردہ پائی گئی تھی مسز لیلیٰ کی بھتیجی نے ان دونوں کو اس حالت میں پایا تھا۔ پولیس کے ترجمان کا کہنا ہے کہ اس واقعہ کی مکمل تفتیش کی جا رہی ہے۔"

"اوہ خدایا۔" ڈورا کے منہ سے نکلا۔ "میں مسز لیلیٰ کو جانتی ہوں وہ کرسمس سے پہلے میری دکان پر آئی تھی اور اس نے اپنی بھتیجی کے لیے چند تحائف خریدے تھے اس کی بھتیجی امید سے ہے یہ کتنا ہولناک واقعہ ہے۔"

جیڈ نے بڑھ کر ٹی وی آف کر دیا۔ "ایسی خبریں سن کر میری طبیعت بگڑنے لگتی ہے۔" ڈورا بولی۔ "جبھی میں نیوز نہیں سنتی آج ہی جلدی دکان کھولوں گی۔" وہ واپس کچن کی طرف بڑھ گئی۔



جیڈ ہارڈ ویئر اسٹور سے قفل اور دیگر سامان لے کر لوٹا اور سیدھا ڈورا کے پاس پہنچا' اس وقت ڈورا اپنی میز پر بیٹھی تھی اور اس کے رخسار پر زردی چھائی ہوئی تھی۔ ''کیا بات ہے۔'' جیڈ نے پوچھا۔ ''بہت گم سم لگ رہی ہو۔'' ڈورا نے اپنا چہرہ اٹھایا اس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔ ''یہ کیا۔'' جیڈ بوکھلا گیا۔ ''کیا میں تمہاری بہن کو بلا لاؤں۔''

''نہیں۔'' ڈورا نے اپنے آنسو پوچھ لیے اور ایک لمحہ توقف کیا۔ ''ایک ڈیلر تھا' میں کرسمس سے پہلے اس سے ملی تھی۔ میں نے ابھی ابھی اسے فون کیا تھا اس کے پوتے نے بتایا کہ پچھلے ہفتہ اس کے گھر میں ڈاکہ پڑا تھا اور وہ اس واردات میں ہلاک ہو گیا۔''

''اوہ۔'' جیڈ کے منہ سے نکلا۔ ''کیا مجرم پکڑا گیا۔''

''نہیں میں نے تفصیل نہیں پوچھی۔''

☆......☆......☆

ڈورا کی بلڈنگ کے نئے سیکوریٹی سسٹم نے ڈی کارلو پر سخت جھلاہٹ طاری کر دی تھی' اس نے سوچا تھا کہ وہ آدھی رات کو اس کے اسٹور روم میں داخل ہو گا اور نکل آئے گا کیونکہ اب اس میں کوئی شبہ نہیں رہ گیا تھا کہ دکان کی مالکہ نے جو تصویر خریدی تھی وہ اگر بیچی نہیں تھی تو اس کے گھر میں تھی لیکن مسئلہ یہ تھا کہ قفل بہت مضبوط تھے۔ دوسرے یہ کہ برفباری بھی شروع ہو گئی تھی اور سردی میں بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا' آج کم سے کم دکان کے باہر کوئی گاڑی کھڑی نظر نہیں آ رہی تھی' وہ سردی سے کپکپاتا ہوا قفل پر طبع آزمائی کرتا ہوا سوچ رہا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ گھر میں کوئی نہیں تھا' وہ صبح تک واپس نیویارک لوٹ کر دن بھر سوتا رہے گا پھر ویسٹ کوسٹ کی فلائٹ پکڑے گا اور فنلے کے کھلونے اس کے حوالے کر کے واپس نیویارک فلائی کر جائے گا اور سال نو کے جشن میں شریک ہو سکے گا۔

قفل ٹوٹ گیا اس کے حلق سے اطمینان بخش غراہٹ نکل گئی پھر پندرہ منٹ سے بھی کم وقت میں اسے یقین ہو گیا کہ وہ تصویر اسٹور روم میں نہیں تھی اس کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ پوری دکان کو الٹ پلٹ کر رکھ دے لیکن اس نے اپنی کیفیت پر قابو پا لیا اور ایک بار پھر دکان کی تلاشی لینے لگا ایسے میں وہ کوئی نہ کوئی آئٹم اٹھا کر اپنی جیب

میں رکھ لیتا اس مرتبہ بھی اسے ناکامی ہوئی' ادھر سے مایوس ہوکر اس نے بالائی منزل کا رخ کیا' زینے کے اوپر واقع دروازے کا قفل بہت معمولی تھا' اسے توڑنے میں اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی۔ پھر وہ رک کر سن گن لینے کی کوشش کرنے لگا لیکن ہر سو گہرا سناٹا تھا پھر بھی وہ قدم پھونک پھونک کر رکھتا ہوا ہال عبور کرنے لگا تین منٹ کے بعد ہی وہ جیڈ کے اپارٹمنٹ میں تھا لیکن وہاں دیوار پر کوئی تصویر نہیں تھی۔ بیڈ کے نیچے بھی ایک کتاب کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ہاں تپائی پر اعشاریہ تین آٹھ کا ایک ریوالور ضرور رکھا ہوا تھا اس نے ریوالور اٹھالیا پھر واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا۔

اس کے چند ہی سیکنڈ کے بعد وہ ڈورا کے اپارٹمنٹ میں تھا' ڈورا نے اپنے اپارٹمنٹ کو مقفل کرنے کی زحمت نہیں کی تھی' یہاں کی تلاشی کا معاملہ ذرا مختلف تھا۔ دیوار پر متعدد تصویریں نظر آرہی تھیں لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی تجریدی نہیں تھی' وہ بیڈ روم میں داخل ہوگیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ وہاں کا جائزہ لیتا اسے باہر کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی' وہ بجلی کی سی تیزی سے ملبوسات کی کوٹھری میں رنگ برنگ کے زنانہ ملبوسات کی قطار کے پیچھے جا چھپا۔ ڈورا نے بلب روشن کیا اور اپنے کپڑے اتارنے لگی' کوٹھری کے دروازے کے شگاف سے ڈی کارلو کو ایک انتہائی شاندار چہرہ نظر آیا۔ اس کی برہمی کافور ہوگئی تھی' اس کا دل بری طرح دھڑکنے لگا تھا۔ ڈورا نے ایک تھکی سی انگڑائی لی۔ ''بہت خوب'' ڈی کارلو نے سوچا۔ جب وہ سونے کے لیے بستر پر دراز ہوجائے گی تو وہ ریوالور سے اس کے سرہانے پہنچ جائے گا اور اس سے کھیلنے کے بعد ممکن ہے وہ اسے ہلاک کرنے کی زحمت نہ کرے' ڈورا نے جھٹک کر اپنی سنہری زلفیں کھول دیں اور دونوں بانہیں اٹھا کر ایک توبہ شکن انگڑائی لی۔ ڈی کارلو کو خیال گزرا کہ وہ آئینے کے سامنے پوز کررہی ہو' اس کے خون کی گردش تیز ہوگئی اور پورے جسم میں سنسناہٹ سی ہونے لگی' اس پر ڈورا کے قیامت خیز شباب کی ساری رعنائیاں عیاں ہوگئی تھیں' اچانک باہر کے دروازے پر دستک ہوئی' اس مداخلت پر ڈی کارلو خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔

''ایک منٹ......'' ڈورا نے چیخ کر کہا اور بیڈ روم کی ساری بتیاں روشن کرکے اپنے برہنہ جسم پر تولیے کا گاؤن ڈال کر تیزی سے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی پھر دروازے کے ناب پر ہاتھ رکھ کر ایک لمحہ کے لیے ہچکچائی۔ ''جیڈ۔'' اس نے پوچھا۔

"ہاں۔کھولو۔"

"تم نے تو مجھے بوکھلا دیا۔" وہ دروازہ کھولتی ہوئی بولی۔ "میں......"

وہ اچانک رک گئی۔جیڈ کے چہرے سے سخت برہمی عیاں تھی۔وہ پیچھے ہٹ گئی۔ "تم کیا کر رہی تھیں۔" جیڈ پھنکارا۔

"اوہ میں......میں سونے جا رہی تھی۔" وہ محتاط لہجے میں بولی۔

"بکواس بند کرو۔" جیڈ نے اسے باہر ہال میں کھینچ لیا۔ "میرے اپارٹمنٹ کی چیزیں تتر بتر ہیں۔" اس نے ڈورا کو دھکیل کر دیوار سے لگا دیا۔

ڈورا کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکل گئی۔جیڈ کی برہمی میں اضافہ ہو گیا۔ "بتاؤ تمہیں کس چیز کی تلاش تھی۔"

"مجھے چھوڑو۔" ڈورا مزاحمت کرنے لگی' وہ سخت دہشت زدہ ہو گئی تھی۔

"تم سمجھتی ہو کہ میرے اندر آگ بھڑکا کر تم جب چاہو میری چیزوں کو کھنگال سکتی ہو۔" وہ اسے کھینچتا ہوا اپنے اپارٹمنٹ میں لے گیا۔ "دیکھو خوب اچھی طرح دیکھو۔"

"تم پاگل ہو گئے ہو۔" ڈورا گہری گہری سانس لیتی ہوئی بولی۔

ان میں سے کسی نے بھی ڈی کارلو کو چپکے سے وہاں سے نکل کر اپنی راہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ڈورا اپنے گاؤن کا نپتے ہاتھ سے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی جو اس کے گداز شانوں سے نیچے کھسک آیا تھا۔ "تم سمجھتی تھیں کہ مجھے پتا نہیں چلے گا۔" جیڈ نے اسے گریبان سے پکڑ لیا۔

"رک جاؤ۔" ڈورا نے اسے دھکا دیا اور اس کا گاؤن شانے پر سے پھٹ گیا اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ "میں یہاں تھی۔" وہ چیخی۔

☆......☆......☆

دونوں دکان میں داخل ہوئیں۔اس وقت دکان میں ایک گاہک موجود تھا اور لی اسے کوئی آئٹم دکھا رہی تھی۔

"وہ کیبنٹ میں تھا۔" ٹیری نے بتایا۔ "کرسمس کی شام دکان بند کرنے سے پہلے میں نے اسے ایک گاہک کو دکھایا تھا۔مجھے یقین ہے کہ میں نے اسے کل یہاں دیکھا تھا۔"